تمہارے مُخبروں کو اپنے مرکز میں بٹھا دیں گے
جو ایٹم کے اثاثوں کے پڑیں پیچھے، جگہ دیں گے"

ہمارے دشمنوں نے اپنے ہیرو کو صدارت دی
تمہارے حکمِ سے ہم نے اِنہیں بے حد رذالت دی

رضائے دشمناں کیا ہے؟ اطاعت ان کے ملت کی ﴿..... حتی تتبع ملتهم﴾
مٹا دینا لگا کر چوٹ، مسلم کو ملامت کی

اگر تجھ کو مصیبت ختم کر دینے کی رغبت ہے
تساہل چھوڑ کر جاگو! بصیرت کی ضرورت ہے

عقیدہ اپنا پختہ کر، سنوارو اپنی سیرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے فرشتے تیری نصرت کو

تو رکھ ٹیکنالوجی کے تجربے کا سلسلہ جاری
دفاعِ قوم کی خاطر بھی رکھنا اسلحہ بھاری

جہازوں کو گرانے کا میزائل بھی بنا رکھو
وطن دشمن عناصر کو بھی طاقت سے دبا رکھو

یہی شانِ گزشتہ کو اُچک لینے کا رستہ ہے
جہادِ فی سبیل اللہ تلک جانے کا رستہ ہے

اَعِدُّوْا کا تقاضا ہے کہ ہر ممکن تیاری ہو [الانفال: ٦٠]
غلامی سے بچانے کو عدو پر پلّہ بھاری ہو

عَدُوَّ اللّٰہ کا ارہابی بسالت کا بھی ضامن ہو ﴿ترهبون به عدو الله﴾
شریعت کا محافظ ہو، شرافت کا معاون ہو

الٰہی! سرفرازی دے محمد (ﷺ) کے غلاموں کو
عطا کر ہمتِ اعلائے کلمہ نوجوانوں کو "لتكون كلمة الله هي العليا"

اسلامی زندگی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

2-جہاد فی سبیل اللہ:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور جانی و مالی قربانی کا جذبہ ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ ان کے اس جذبہ صادق کا تذکرہ اللہ جل شانہ کی زبانی سنیے: 1۔ ﴿فالذين هاجروا وأخرجوا من ديارهم وأوذوا في سبيلي وقاتلوا وقتلوا لأكفرن عنهم سياتهم ولأدخلنهم جنات تجري من تحتها الأنهار﴾ (آل عمران: ١٩٥) ''تو جو لوگ میرے لئے وطن چھوڑ گئے، اپنے گھروں سے نکالے گئے، میرے راستے میں ستائے گئے، لڑے اور قتل کیے گئے، میں یقیناً ان کے گناہ مٹا ڈالوں گا اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی''۔

2۔ ﴿الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله بأموالهم وأنفسهم أعظم درجة عند الله وأولئك هم الفائزون﴾ (التوبة: ٢٠) ''جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرتے رہے اللہ کے ہاں ان کا درجہ سب سے زیادہ ہے اور وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں''۔ (التوبة: ٢٠)

3۔ احیائے سنت اور استیصال بدعت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار:

صحابہ کرام کا نصب العین ہی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلنا تھا۔ اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت یا دوستوں کی دوستی و رشتہ داری آڑے نہیں آتی تھی، اور بروقت اس پر ٹوکتے تھے، مثلاً:

۱۔ مروان کا خطبہ عید کے لئے منبر پر بیٹھنا اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا اسے پہلے نماز پڑھانے کی تلقین کرتے ہوئے کھینچنا۔ (بخاری کتاب العیدین حدیث (٩٥٦) ٢/٥٢٠)

۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا مسجد میں تثویب (اضافی بلاوا) سن کر کہنا: اخرج بنا فإن هذه بدعة (ابوداؤد کتاب الصلاة، باب في التثويب ١/٣٦٧، الترمذی ١/٣٨١)

۳۔ خلاف سنت عہد بنی امیہ کے بعض حکمرانوں کا نماز میں جہراً تکبیر نہ پڑھنا اور موقع ملتے ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تکبیرات نماز جہراً پڑھ کر بتانا: (انی لأشبهكم صلاة برسول الله ﷺ) (بخاری کتاب الاذان حدیث (٧٨٥) ٢/٣١٤)

جناب علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس خصوصی وصف کی بابت فرماتے ہیں:

(أوّہ علی اخوانی الذین تلوا القرآن فأحکموہ وتدبروا الفرض فاقاموہ أحیوا السنة وأماتوا البدعة ،دعوا للجهاد فأجابوا ووثقوا بالقائد فاتبعوہ) ترجمہ:''آہ!میرے وہ بھائی جنھوں نے قرآن کو پڑھا تو اس پر ایمان وعمل میں پختگی حاصل کی ،فرائض میں غور کیا تو اسے ادا کیا،سنت کو زندہ کیا اور بدعت کو موت کے گھاٹ اتارا، جہاد کے لئے بلاوا آ گیا تو انہوں نے لبیک کہی اور اپنے پیشوا پر یقین کامل کے ساتھ بھروسا کیا تو اس کی پیروی بھی کی۔'' (نہج البلاغة خطبه ۱۸۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''من كان منكم مستنا فليستن بمن قد مات،فإن الحی لا تؤمن عليه الفتنة،أولئك أصحاب محمد ﷺ كانوا أفضل هذه الأمة ،أبرها قلوبا،وأعمقها علما،وأقلها تكلفا،قوم اختارهم الله لصحبة نبيه وإقامة دينه،فاعرفوا فضلهم ،واتبعوا آثارهم ،وتمسكوا بما استطعتم من أخلاقهم ودينهم فإنهم كانوا على الهدى المستقيم''(جامع بيان العلم وفضله:۱/ ۳۰۵ عن ابن عمر،مهذب شرح طحاوية ۳۰٦)

ترجمہ:''تم میں سے کوئی کسی کا راستہ اختیار کرنے والا ہو تو وفات پائے ہوؤں (صحابہ کرام) کی راہ اپنا لے کیونکہ بقد حیات انسان کی بابت فتنہ سے بچنے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی ۔محمد رسول اللہ ﷺ کے وہ اصحاب کرام اس امت کے سب سے افضل لوگ تھے، ان کے دل انتہائی نرم،علم میں سب سے زیادہ گہرائی و گیرائی رکھنے والے، اور سب سے کم تکلف والے لوگ تھے۔ یہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ تعالی نے اپنے نبی (ﷺ) کی رفاقت اور دین کی اقامت کے لئے منتخب کیا۔ پس تم لوگ ان کے فضل و مرتبے کو پہچان لو،ان کے نقش قدم پر چلو،اور حتی الامکان ان کے دین، اخلاق میں سے لے لو بے شک یہ لوگ جادۂ حق پر تھے''۔

عدیم النظیر ایثار وقربانی: صحابہ کرام دین اسلام کی خاطر تن من دھن کی بازی لگانے میں ساری امت سے بازی لے گئے اور آپس میں ایثار وقربانی کی ایسی درخشندہ تاریخ رقم کی جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ انسانیت قاصر ہے۔

اسی نمایاں خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد الٰہی ہے ﴿ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ﴾(الحشر:۹) بے کسی و بے بسی کے عالم میں آبائی وطن مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجرین کیلئے انصار کی بے لوث قربانی، مہمانوں کیلئے فاقوں زدہ میزبانوں کا ایثار و ترجیح ،اسلام اور نبی اسلام کیلئے جان و مال نچھاور کرنا،اسی طبقہ انسانی کا خاصہ تھا۔علی سبیل المثال حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کا اپنے اسلامی بھائی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے آدھے مال اور انتظام نکاح کی پیشکش ،حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی حب المساکین ایک انصاری کا فاقوں زدہ مہمان کیلئے بھوکے بچوں کا کھانا پیش کرنا اور چراغ بجھا دینا، جنگ یرموک میں زخموں سے چور چور حضرت عکرمۃ بن ابی جہل، حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہم کا خود پیاسا ہوتے ہوئے پانی میں ایک دوسرے کو ترجیح دینا، یہاں تک تینوں شہید ہوگئے ۔ان خوش نصیبوں کی قربانیاں تاریخ اسلام

میں درخشیں باب رقم کرگئیں۔

حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں:ان النبی ﷺ دعا الأنصار إلى أن يقطع البحرين،فقالوا لا إلا أن تقطع لإخواننا من المهاجرين مثلها قال:" **أما لا فاصبروا حتى تلقوني فإنه سيصيبكم بعدي أثرة** "(بخاری مناقب الأنصار باب قول النبی ﷺ للأنصار "اصبروا"، حدیث: ۳۷۹۴،وتفسیر باب ﴿**ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة**﴾ ترجمہ" نبی ﷺ نے انصار کو علاقہ بحرین (حالیہ الاحساء) الاٹ کر کے دینے کیلئے بلایا تو انہوں نے یہ کہ کر لینے سے انکار کردیا کہ ہم نہیں لیں گے جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کیلئے اتنا ہی الاٹ نہ کریں۔آپ نے یہ سن کر فرمایا: جب تم نے قبول نہیں کیا تو پھر (قیامت میں) مجھ سے ملاقات کرنے تک صبر سے کام لو کیونکہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔"

جناب علی ﷺ کو صحابہ کرام ﷺ کی ان بے دریغ قربانیوں کا بھرپور احساس تھا آپ نے علی الاعلان صحابہ کرام سے والہانہ عقیدت کا اظہار بایں الفاظ فرمایا:۔

(أين القوم الذين دعوا إلى الإسلام فقبلوه،وقرءوا القرآن فأحكموه، وهيجوا إلى القتال فولهوا وله اللقاح إلى أولادها ، وسلبوا السيوف أغمادها، وأخذوا بأطراف الأرض زحفا زحفا ،وصفا صفا ،بعض هلك وبعض نجا،لايبشرون بالأحياء ولا يعزون عن الموتى، مره العيون من البكاء خمص البطون من الصيام، ذبل الشفاه من الدعاء، صفر الألوان من السهر، على وجوههم غبرة الخاشعين أولئك اخواني الذاهبون فحق لنا أن نظمأ إليهم ونعض الأيدي على فراقهم) (نهج البلاغة: خطبه ۱۱۹ صفحه ۳۳۶)

ترجمہ " وہ لوگ کہاں ہیں کہ جنہیں اسلام کی طرف دعوت دی گئی تو انہوں نے قبول کیا،قرآن کو پڑھا تو اس پر عمل کیا، جہاد کیلئے ابھارا گیا تو اس طرح شوق سے بڑھے جیسے دودھ دینے والی اونٹنیاں اپنے بچوں کی طرف،انہوں نے تلواروں کو بے نیام کیا،اور دستہ بدستہ،صف بصف بڑھتے ہوئے زمین کے اطراف پر قابو پالیا۔کوئی شہید ہوگیا کوئی بچا،نہ زندہ رہنے والوں کے مژدہ سے وہ خوش ہوتے ہیں اور نہ مرنے والوں کی تعزیت سے متأثر۔رونے سے آنکھیں سفید، روزوں سے پیٹ لاغر، دعاؤں سے ہونٹ خشک اور جاگنے سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔فروتنی وعاجزی کر کے ان کے مہرے خاک آلود رہتے تھے،یہ میرے وہ بھائی تھے جو گزر گئے اب ہم حق بجانب ہیں کہ ان کی دید کے پیاسے ہوں اور ان کے فراق میں اپنے انگلیاں کاٹیں۔"

قرآن کریم کی حفاظت،نشرواشاعت،احادیث نبویہ کی ترویج اور تحفظ کا اہتمام،اللہ تعالی کی راہ میں بے محابا فیاضی وانفاق ان پاکباز نفوس کا اولین ہدف تھا اور یہی ان کی ترجیحات میں شامل تھا۔تبھی تو آج دین اسلام زندہ ہے اور دنیائے کفر کے دلوں میں بھی